نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۶ ستمبر ۱۹۱۲ء | نمبر ۳۶

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱ر

اُردو کی دوسری کتاب ۲ر

اُردو کی تیسری کتاب ۳ر

اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر

رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ۸ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ما عہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱ر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۲ر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۳ر

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۵ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سعہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچین بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے برتا ہے بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴؍ و ۶؍ و ۸؍ +

صحت جسمی - مِن تصنیف قاضی میر محمد کو لنبھی - فارسی اردو قیمت ۴؍ صفحہ ۹۱ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس - مِن تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری بیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲؍ +

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب - جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴؍ اُردو ۸؍ اور ۱۲؍ +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض - ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴؍ - ۸؍ و ۱۲؍ رومن ۸؍ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸؍ +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱؍

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲؍ +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳؍ +

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۱۲؍ - فارسی اردو ۱۲؍ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۱۲؍ +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ۔جمعہ۔۶ستمبر ۱۹۱۲ء

گلدستہ اخبار

ٹرکی میں ہل چل بڑہتی جاتی ہے۔

۲۰ دسمبر کو دالسرائے ساتھ بڑے جلوس کے دہلی میں داخل ہونگے۔

لکھنؤ کی دسہرو میٹنگ میں جو ۱۹ سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء تک ہوگی۔

جو حکم گورنمنٹ کا جاری ہوا۔کہ ہندو یا مسلمان یونیورسٹی صرف مقامی ہوگی۔باہر کے سکول یا کالج سے تعلق نہو گا اُس سے مسلمانوں نے اپنی نارضامندی ظاہر کی ہے۔ اور دونوں کوشش کرینگے کہ گورنمنٹ اپنا حکم تبدیل کردیوے۔

افسوس بمبئی کے مشہور اہل قلم مسٹر مالاباری ایڈیٹر اخبار ایسٹ اینڈ ویسٹ جنہوں نے بڑی فیاضی سے تپدق کے مریضوں کے لئے بمقام دہرمپور شفا خانہ کی بنیاد ڈالی تھی۔گزرے ہفتے دلکی حرکت بند ہونے سے شملہ میں فوت ہوگئے۔

باب عالی نے غیر طاقتوں کو مطلع کیا ہے کہ بیرانہ میں جو مانٹی نگرو نے خرابی ڈہائی ہے اُسکے خمیازہ کا ذمہ دار ٹرکی نہیں ہوگا۔اس نواح میں ترکوں کی ایک بڑی فوج فراہم کی جاتی ہے۔

سکندر آباد سے خبر آئی ہے کہ جرنیل مارشل پولو کھیلنے میں اپنے گھوڑے پر سے گرے اور بے ہوش ہوگئے۔لیکن وہاں پر ایک ڈاکٹر موجود تھے جنہوں نے جلد علاج کر کے ہوش میں کر دیا۔اور اب کوئی برا اثر باقی نہیں رہا ہے۔

گورہ فوج رنگون کا ایک سپاہی مسمی جے۔مینی دریا کے ہاتھی تالاب میں غرق ہوگیا ہے۔

چینی گورنمنٹ نے خاص مراسلتیں لاسہ کو بھیجیں اہل تبت نے وہ سب راستہ میں چھین لیں۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ حسین علمی پاشا وزیر جنگ مقرر کئے گئے۔ افسوس کہ وہ مستعفی ہوگئے ہیں۔

آپ سابق میں وزیر اعظم بھی تھے مجلس وزارت میں ناچاقی ہے۔یہ آثار بہت نامبارک ہیں۔

جنگ طرابلس کی بابت گفتگوئے مصالحت کا سلسلہ پیرس میں شروع کیا گیا۔امیدیں اچھی ہیں۔

ترکوں کے دو ڈیلیگیٹ ہیں۔ایک ذخیرہ دار بلغاریہ دوسرا وزیر مانٹی نگرو ہے۔مبارک۔

اٹلی کی طرف سے دو سابق سفیر ہیں اور دو عہدہ دار ہیں کہتے ہیں کہ نتیجہ طمانیت بخش ہوگا۔آمین۔

باب عالی اور طاقت ہائے یورپ نے مانٹی نگرو کو صلاح دی کہ بیرانہ سے اپنی فوج واپس کیجائے۔

اس علاقہ میں لڑائی برابر جاری ہے۔شمالی البانیہ میں مصالحت کے آثار ہیں۔لیکن ٹرکی اور مانٹی نگرو کی سرحد پر صورت معاملات سنجیدہ بتلائی جاتی ہے۔امید ہے کہ طوالت نہیں ہوگی۔آگہی بخیر

مانٹی نگرو والوں نے ترکوں کے کئی بلاک ہوس پھونک ڈالے اور دوسروں کو محصور کر رکھا ہے۔

جرمن کے سرکاری پریس نے مانٹی نگرو کو متنبہ کیا ہے کہ یورپ اُسکو فساد بھڑکانے کی کبھی اجازت نہ دیگا۔

البانیہ کی سرکش فوج عسکرب میں گھس آئی وہ لوٹ مار کرتی ہے۔اور قیدیوں کو آزاد کر رہی ہے۔

ملکی فوج کے مشہور بانی جنرل بوتھ تقدس مآب ۸۴ سالہ تھے مر گئے اس ہوگئے آپکی عظیم شہرت عالمگیر تھی۔

کونسل واضع آئین پنجاب کا اجلاس ۳ اکتوبر کو شملہ میں ہوگا دوسری تاریخ بدلنی پڑی ہے۔

دریائے انڈس کے زور سے سکھر کو خطرہ ہے حفاظتی کاموں پر عظیم خرچ برداشت کرنا ہوگا۔

حضور نظام دکن نے حیدر آباد کی موسی ندی کے ذخیرہ آب کے لئے ۸۰ لاکھ منظور فرمایا۔

حیدر آباد میں سررشتہ آب رسانی جاری کرینگے دونوں کاموں پر ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔

اخبار کی بہار

باغیان البانیہ کی طرف سے گورنمنٹ عثمانیہ کو جو مطالبے پیش کئے گئے وہ تیرہ (۱۳) ہیں۔

ان میں یہ بھی ہیں کہ ہتھیار واپس کئے جائیں۔ سڑکیں تعمیر کی جائیں تعلیمی اصلاحیں ہوں۔ زراعت کی مدد کیجاوٗ مالیہ کی آمدنی مقامی ضرورتوں پر صرف کیجائے۔ اُمید ہے کہ گورنمنٹ عثمانیہ منظور کریگی۔

جنگ ٹریپولی کی خبر ہے کہ اٹلی کے دو جنگی جہازوں نے شہر کے باہر ایک جنگی عمارت اور کیمپ پر دن بھر گولہ باری کی۔ دو میگزین اڑا دیئے۔ اُس کی آتشزدگی دو روز تک رہی نقصان کا اندازہ پندرہ لاکھ روپیہ ہے تین مقتول اور پانچ مجروح تھے۔ ۲۶ جولائی کا واقعہ ۱۲ اگست کا پیغام ہے۔

لندن میں ایک ہوائی جہاز پر اُڑ کر ہندوستان آئینگے ۱۲ دن میں بمبئی پہنچینگے۔ آخر اکتوبر کو روانہ ہونگے۔

شمالی قطب کی تلاش میں مسٹر مکلنن جو کہ برسوں سے غائب تھے واپس آئے ہیں۔ اور ان سے پیشتر کے اہچین کے مرنے کا حال لائے ہیں اور چونکہ گرین لینڈ کا نقشہ پھر سے بنایا ہے۔ اس واسطے پُرانے نقشے اس ملک کے ترمیم کئے جائینگے

بمبئی کے گورنر نے تین برس کے لئے دس ہزار روپے سالانہ منظور کئے ہیں کہ کنگ جارج ٹیوبر کیولوسز لیگ خرچ کرے تاکہ تپدق کا علاج خاطرخواہ ہووے۔

دلائی لامہ اب لاسہ کے قریب پہونچگئے ہیں اور امید ہے کہ چینی فوجوں سے انتظام کرینگے۔ تاکہ لڑائی بند ہو جاوے۔

رنگون کی آبادی میں اس قدر ترقی ہو رہی تھی کہ مردم شماری میں ۶۳ فیصدی بیشی ہوتی رہی اور تیس برس میں آبادی دوگنی سے زیادہ ہو گئی۔ لیکن جیسی اُمید تھی کہ تین لاکھ تک آبادی ہو جاویگی۔ وہ امید پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ اب آبادی میں اس قدر ترقی نہیں ہوتی ہے۔ جیسی پہلے ہوئی تھی۔

جزیرہ فارموسیا میں جاپانی لوگ بہت سے کافور کے درخت بو رہے ہیں۔ کیونکہ۔ اب تک جن درختوں میں سے کافور نکلتا جاتا تھا۔ وہ پانچسو برس سے زیادہ پرانے ہو گئے ہیں

بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ نے نو ہزار روپے اپنی جیب خاص سے دیئے۔ کہ جو لوگ سٹرائک کی وجہ سے تکلیف میں ہیں اُن کی مدد ہووے۔

ہوائی جہاز پر مسٹر موورہارس معہ دو آدمیوں کے انگلش چینل کے پار دو گھنٹہ میں ایک سو چالیس میل اُڑے۔

بمبئی میں ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا کہ سخت ہیضہ شروع ہوا تھا۔ یہ بیماری کم بہت کچھ رک گئی اور دبی ہوئی ہے۔ اب تک رفع نہیں ہوئی۔ ہیلتھ آفیسر نے ایسی سختی کی کہ بازار میں سے پندرہ ہزار سیر مچھلی۔ ساڑھے چار ہزار سیر ترکاری ڈیڑھ ہزار سیر گوشت اور ڈیڑھ ہزار سیر پھل وغیرہ اُٹھا کر زمین میں گڑوا دیئے۔

انگلستان کے لوہے کے کارخانوں کے مالکوں نے ارادہ کیا ہے کہ لوہے کی قیمت میں یکبارگی پچیس فی صدی بیشی کریں۔

خبر آئی ہے کہ اطالیوں نے زوارہ سے بیس میل غرض تسخیرِ مشیعہ کی کی ہے۔ مگر چند اہم پہاڑیوں پر قبضہ کر کے سرحد ٹیونس سے رسد کی آمد کو روک دیں۔ آخر کار اُنہوں نے دن بھر کی سخت لڑائی کے بعد ۹ مقتول اور ۹۸ مجروح کا نقصان اُٹھا کر جن میں ۵ افسر بھی شامل ہیں۔ ان مقامات پر قبضہ کر لیا ترکوں کا بہت نقصان ہوا۔ عرصہ دراز کی خاموشی کے بعد آخرکار اطالوی ٹکسال میں ایک اور ٹکسال تیار ہو گئی ہے۔ دیکھئے تصدیق اس میں کس قدر کھوٹ نکالتی ہے (پیسہ اخبار)

۹ تاریخ کو حضور ملک معظم اسکپٹن میں بسواری موٹر تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ ایک تنگ گوشہ میں مسٹر تھارٹن کی موٹرکار شاہی موٹر کو گذرنے کا موقعہ دیتے ہوئے کھڈ میں جا پڑی لیکن تھارٹن کے کوئی چوٹ نہ آئی۔ جس پر ملک معظم نے تھارٹن سے ہاتھ ملا کر چوٹ نہ لگنے پر اظہار مسرت کیا

نواح قسطنطنیہ کے مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد میں شاہ آسٹریا نے دس ہزار مارک عطا کئے۔ اور بطریق اعظم نے کنٹربری کے لاٹ پادری کو انگلستان سے چندہ بھیجنے کی طرف توجہ دلائی۔

مراکو میں سخت اضطراب پھیلا ہوا ہے۔

سلطنت امریکہ کے سلسلہ زراعت نے رپورٹ کی ہے۔ کہ امسال امریکہ میں بے حد بے شمار غلہ پیدا ہوگا جس سے تمام دنیا میں غلہ سستا ہو جائیگا۔ اندازاً دس عرب بیس کروڑ روپے کے غلے کی پیداوار کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

البانیوں نے ترکی سپاہ کی جمعیت دیکھکر صلح کر لی جس سے سرحدی تنازعات کا خطرناک فتنہ رفع ہو گیا

مانٹی نگرو کی وزارت مستعفی ہو گئی۔ جس سے موجودہ مشکلات کے آسان ہو جانے کی اُمید واثق ہے۔

مراکش سے چند یورپین جدید سلطان کی جنگی مستعدی دیکھکر بھاگ نکلے تھے۔ مگر انہیں صافی کے قریب روک کر ان سے ایک بھاری رقم بطور فدیہ طلب کیگئی ہے۔

جنگ کی نسبت اس ہفتے کے آغاز میں یہ خبر آئی ہے کہ اطالیوں نے سرحد ٹیونس سے رسد کا سلسلہ روکنے کی خاطر چند پہاڑیوں پر قبضہ کرنے کے لئے سخت لڑائی کی جس میں اُنہوں نے ۶ مقتول ۶۸ مجروحوں کا نقصان پایا مقابلہ میں ترکوں کا نقصان عظیم ہوا۔ اور ان مقامات پر قبضہ کر لیا گیا۔

قسطنطنیہ سے ۱۸ اگست کا تار ہے کہ ترکوں اور اطالیوں میں صلح کے لئے سلسلہ نامہ و پیام شروع ہو گیا ہے۔

اطالین بیڑہ نے دردانیال کے متصل ۱۷ اگست کی شب میں کسیقدر نقل و حرکت کی۔

مانٹی نیگرو پر ترکوں نے یہ الزام عاید کیا ہے کہ وہ عیسائیوں میں ہتھیار تقسیم کر کے خوامخواہ جھگڑا مول لے رہے ہیں

ایڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے

نمبر ۴

طریق نجات از روئے دین عیسوی

ہم نے پیچھے لکھا تھا کہ دین عیسوی کا طریقہ نجات سب سے نرالا ہے اور وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے گنہگار انسان کو یہ بات ضروری بتلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی حالت زار سے مطلع ہو جاوے اور اس تعلیم کی نسبت کلام اللہ کے صدہا نہیں بلکہ ہزارہا مقامات ایسی صاف اور سیدھی صفائی سے انسان کی اصلی حالت کا نقشہ کھینچکر انسان کی ردی اور گری ہوئی حالت کو دکھلاتے ہیں کہ جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ نہ صرف یہ بلکہ جہاں جہاں انسان کی ایسی حالت زار کا ذکر آتا ہے وہاں اس کے خوفناک نتیجے بھی بتلائے جاتے ہیں۔ تاکہ انسان ان کے خیال ہی سے خوف زدہ ہو کر واپس آوے اور راہ راست کا متلاشی ہو جاوے۔ مثلاً گناہ کے خوفناک نتیجوں کا ذکر انواع واقسام کی مصیبتیں کال۔ وبا۔ مری وغیرہ وغیرہ اور ابدی سزا دوزخ کا عذاب یہ صرف اسلئے دکھلائے گئے ہیں کہ خوف کھا کر انسان ایسی مصیبتوں سے بچنے کی راہ ڈھونڈنے اور غفلت اور گناہ سے خلاصی پانے کی طرف مائل ہو۔ جس کا بیان اور تعلیم انجیل میں مرقوم ہے۔ جسکا ذکر ہم آیندہ نمبر میں کرینگے۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۱۲

ثامناً:۔ مقدمہ بازی کا زور۔ دیکھا جاتا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں مقدمات اس کثرت سے نہیں ہوتے تھے جتنے کہ اب ہوتے ہیں۔ لوگ اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے دھرموں پر پختہ تھے اور جھوٹ اور فریب اس قدر بڑھ چڑھ کر نہ تھا جیسا کہ آجکل اس کا زور ہو گیا ہے۔ جن شہروں میں عدالت گاہیں ہیں وہاں مقدموں کا اس قدر زور دیکھا جاتا ہے کہ کچہریوں میں ہر وقت میلہ لگا رہتا ہے۔ اور مقدمات کی ایسی بھرمار ہو رہی ہے۔ کہ حالانکہ ہر ایک محکمہ الگ الگ کام کرتا ہے۔ اور محکمے بڑھائے گئے ہیں مگر تاہم ہر ایک حاکم کثرت کام کی وجہ سے تنگ آ جاتا ہے۔ اور اس سبب سے اہل مقدمہ کو مہینوں نہیں بلکہ برسوں کچہریوں میں مشقتیں بھگتنی پڑتی ہیں فرضی کارروائی ہوتی ہے تو اس کے بعد نوبت دوسری تاریخ پر جاتی ہے اور ہر ایک حاکم کی مثل میں بہت سے مقدمات ہوتے ہیں جنکو اسے ایک روز میں فیصلہ کرنا یا کم از کم ان کی طرف توجہ کرکے تاریخ دینی پڑتی ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن امر ہے کہ ایک دن میں اتنے مقدمات کا فیصلہ ہو سکے اور اس لئے تھوڑے سے مقدمات فیصلہ ہوتے اور باقی سب کو تاریخیں ملتی ہیں اور اس طرح سے بہت دیر تک ایک مقدمہ کی پیروی میں سرگردان ہونا پڑتا ہے۔ ان تمام تکلیفات اور مشکلات سے وہی لوگ واقف ہیں کہ جن کو عدالتوں سے واسطہ پڑا ہے۔ اب مقدمات کے فیصلے بھی عجیب ہوتے ہیں کیونکہ حاکم تو کوئی عالم الغیب نہیں ہے۔ اس کو گواہوں کی گواہیوں پر مقدمہ فیصلہ کرنا ہے۔ پر گواہوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ جس کا بیان کرنا مشکل ہے گواہوں کی صداقت اور سچائی دریافت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کیونکہ آجکل گواہوں کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے اور سچ جھوٹ کی امتیاز مشکل ہو گئی ہے اس لئے مقدمات اکثر بگڑ جاتے کہ کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ کوتاہ قصہ ان باتوں نے ہمارے زمانہ میں ایک ایسا عجیب ڈھنگ پکڑا ہے۔ کہ جس سے ہمارے ملک کے لوگوں کی حالت قابل افسوس اور عبرتناک ہو رہی ہے۔ جسکا کوئی علاج نظر نہیں آتا۔ ملک دن بدن حالت بگڑتی نظر آتی ہے۔ اس مقدمہ بازی کی خوفناک خرابی سے اس ملک کو اگر نجات نہ ملی تو اس کی حالت نہایت ابتر ہو جاویگی۔ پہلے دفتروں میں زبانی لین دین اور حساب کتاب ہوتا تھا۔ پر اب تمسک رجسٹریاں اور وثیقے ہو کر بھی منکر ہو جاتے ہیں۔ واہ زمانہ نے کیسا پلٹا کھایا ہے۔

اخبار پرکاش مطبوعہ ۲۰ اگست ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان "مشرق میں عیسائی مذہب پھیل نہیں سکتا" شایع ہوا ہے۔ ہمارے خیال میں ہمعصر پرکاش نے مسٹر کوب کی تحریر سے سخت غلطی کھائی ہے۔ یا یوں کہیں کہ جس قدر مسٹر کوب مغالطہ میں پڑ گئے اس سے دو چند ہمعصر پرکاش نے دھوکا کھایا۔ اگر صحیح واقعات کو نظر انداز نہ کیا جاتا تو غلطی ہر دو جانب سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ اگر بہ نظر تعمق دیکھا جائے تو جو ترقی مشرقی ممالک میں مسیحی مذہب نے کی ہے۔ اس کی مثال بعد از مسیح کے زمانہ سے پیشتر یا مابعد دنیا کی کسی تواریخ میں پائی نہیں جاتی۔ اگر ہم بہ مقدم کے زمانہ کو بھی نظر انداز کر دیں تو ہم زور سے کہہ سکتے ہیں کہ مشرقی ممالک میں بلحاظ ترقی مسیحی مذہب اپنی آپ نظیر ہے۔ چین جاپان۔ مصر۔ آسٹریلیا۔ فلسطین۔ بلکہ ٹرکش۔ البانیہ مسیحی مذہب کے سایہ صداقت کے نیچے بہت کچھ موثر ہو چکے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں۔ چین میں جس قدر مسیحی مذہب کی کتب مقدسہ فروخت ہوتی اور پڑھی جاتی ہیں کیا ہمعصر پرکاش اس کی نظیر ہمارے آگے پیش کر سکتا ہے؟

ہندوستان کے سماجک جیون کا حال جس قدر ہم کو معلوم ہے۔ مسٹر کوب کو معلوم نہیں۔ ہمعصر پرکاش کو چاہئے تھا کہ وہ مسٹر کوب کو سمجھا دیتے کہ ہمارے ہندوستان کی سماجیں مسیحی سوسائٹیوں کے مقابلے میں گری ہوئی حالت میں ہیں۔ وہ اتنی بھی طاقت نہیں رکھیں کہ مسیحی مذہب کے اثر کو ہند کے ایک ہی گوشہ سے زائل کر دیں لیکن برعکس اس کے مسٹر کوب کی اوٹ میں ہو کر ہمعصر نے ہمیں بھی دھوکا دینا چاہا ہے

؎ آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو۔

آگے چلکر جو مکالمہ ہمعصر نے مسٹر گوب کے بیان پر درج کیا ہے وہ محتاج صحت ہے اور قابل ثبوت نہیں۔ کیونکہ ملک مصر میں اس وقت ۱۸ مصری پادری صاحبان اور ۱۱۶ مسیحی مناد کام کر رہے ہیں۔ چہ جائیکہ مصر میں ایک ہی عیسائی ہوا ہو اور وہ بھی شریر۔ ناظرین اخبار ہذا ہمعصر کے متذکرہ بالا بیان کی تردید ہی سے تمام مضمون کی صداقت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

پھر ہم پرکاش کی فحش غلطی کو ایک اور طرح سے بھی اودھیڑے دیتے ہیں ہمعصر لکھتا ہے کہ "ہندوستان میں عیسائی مذہب کے پرچارکوں کو بہت سہولتیں حاصل ہیں جو کسی اور مشرقی ملک میں نہ ہیں اور نہ ہونے کی سمبھاؤنا ہے لیکن باوجود اسکے اعلیٰ ذاتوں کے لوگ بہت کم عیسائی ہوتے ہیں"۔ اس تحریر سے مسیحی مذہب کو کوئی نقصان نہیں۔ جو لوگ سچائی کے خواہاں ہیں۔ جن میں خداوند کے ساتھ پیار ہے خواہ وہ ادنیٰ ذات کے ہوں یا اعلےٰ ذات کے وہ ہر صورت مسیحی مذہب کو کلیتہً قبول نہ کرنا اسبات کی دلیل نہیں کہ مسیحی مذہب حقیقی نہیں بلکہ اسبات کی دلیل ہے کہ اعلیٰ ذاتوں کو کلیتہً حقیقی خدا سے پیار نہیں ہے۔ جس کی تعلیم مسیحی مذہب دیتا ہے۔

پھر ہمعصر لکھتا ہے کہ "جس طرح اسلام کے مقابلہ میں عیسائی مذہب نے دنیا کے ہر ایک حصہ میں شکست کھائی ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں آریہ جاتی کو عیسائی بنانے کی کوشش میں عیسائی پادریوں کو حد درجہ کی ناکامی ہوگی"۔ ہمعصر نے اسلامی ممالک کی طرف پیٹھ کر کے اور ہندوستان کی طرف سے آنکھیں بند کر کے شاید ایسا لکھدیا ہو ورنہ صحیح واقعات تو یہ ہیں کہ اسلامی ممالک میں بھی مسیحی مذہب نے خاطر خواہ ترقی کی ہے۔ اگر ہمعصر خاص قسطنطنیہ کا حال دیکھے تو وہاں تین مسلمانوں میں دو عیسائی ہیں۔ کیا یہ ترقی ایک اسلامی شہر میں کم حیرت کا باعث ہے۔ پھر ہندوستان میں جس قدر آج عیسائی موجود ہیں وہ آریہ جاتی ہی میں سے نکلے ہوئے ہیں۔ کہیں وسط ایشیا سے تو نہیں آئے۔ پس ہر دو پہلوؤں میں مسیحی مذہب کی ترقی اظہر من الشمس ہے۔ ہمعصر پرکاش کو اپنی غلطی سے واقف ہو جانا چاہئے۔ اور ساتھ ہی وہ تواریخ کلیسیا کا مطالعہ کرتا رہے۔ تاکہ آئندہ ایسی فاش غلطی اس سے سرزد نہ ہو۔

اخبار کوکب ہند مطبوعہ ۱۳ اگست ۱۹۱۲ء کے پرچے میں رحم کے متعلق ایک بہت ہی عجیب فسانہ درج ہے۔ جسکو ناظرین نور افشاں کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے اُمید ہے کہ ناظرین اس کو غور سے پڑھیں گے اور رحم اور انصاف کے مسئلہ کی بابت سوچینگے۔

ایک ماں نے نپولین سے عرض کی کہ اس کا بیٹا بخشا جاوے شہنشاہ نے جواب دیا کہ وہ اس کی دوسری خطا ہے۔ اور انصاف چاہتا ہے کہ وہ قتل کیا جاوے۔ ماں نے جواب دیا کہ میں نہیں چاہتی کہ انصاف کیا جاوے۔ میں تو رحم کی طلبگار ہوں۔ شہنشاہ نے جواب دیا۔ لیکن وہ اس لایق نہیں ہے کہ اس پر رحم کیا جاوے۔ ماں نے کہا خداوند یہ رحم کہاں ہوگا۔ اگر میرا بیٹا اس کا حقدار ہوتا۔ میں تو صرف رحم کی آرزومند ہوں۔ نپولین نے کہا اچھا تو میں رحم کرونگا۔ اور اس ماں کا بیٹا بچ گیا۔

ہم میں سے کون ہے جو اسبات کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھ پر رحم کیا جاوے۔ کیونکہ میں اُس کا حقدار ہوں خداوند نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ایک بھی نیکوکار نہیں۔ ہم سب کے سب اس لائق ہیں کہ ہم پر موت کا فتویٰ دیا جاوے۔ اور اگر ہماری لیاقت کے مطابق ہم سے سلوک کیا جاوے۔ ہمارے لئے تو کوئی بھی اُمید نہیں ہے۔ پر شکر اس خداوند کریم کا جس نے اپنے بیٹے کو اس دنیا میں بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہووے۔ ہم رحم کے لائق تو نہیں ہیں۔ پر رحم کا دروازہ کھلا ہے۔ کیا ہم آرزومند ہیں کہ ہم پر رحم کیا جاوے۔

انصاف سزا اور جزا کو پیدا کرتا۔ لیکن رحم ہماری بدیوں پر پردہ ڈالتا اور ایک حق بین کو برائیوں سے روکتا ہے۔ انصاف غصہ کو پیدا کرتا۔ لیکن رحم محبت کو جنتا ہے۔ اور محبت بردباری کو اور بردباری فضل کو اور فضل کمال کو اور کمال شہرت کو اور شہرت عزت کو۔ لیکن خداوند **یسوع مسیح** کی محبت اور اس کا رحم۔ خدا کے فضل اور کامل نجات کا ذریعہ ہر ایک گنہگار کے لئے ہے۔

ریویو

انجیل شریف:- پنجاب بائبل سوسائٹی کی طرف سے ایک نئی انجیل چھپی ہے۔ جو پنجابی لوگوں کو بہت فائدہ دےگی۔ یہ انجیل فارسی حروف اور پنجابی زبان میں شائع ہوئی ہے۔ حروف صاف اور خوبصورت ہیں اور یہ عمدہ سفید کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔

جلد دو قسم کی ہے۔ ایک کپڑے کی قیمت فی جلد ۸/ اور دوسرے موٹے ڈبے اور کپڑے کے پشتہ کی قیمت ۴/ یقین ہے کہ بہت لوگ اس کو پسند کرکے پڑھینگے۔

تبت میں چینی لوگ لڑ رہے ہیں اور اب سُنا جاتا ہے کہ پانچہزار سپاہی جو زیکیان سے آرہے ہیں اُن کیساتھ توپخانہ کے ذخیرہ بھی آرہے ہیں اور ایک بڑے افسر جنگ بھی لاسہ کو دوسرے راستے آرہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ آپس میں اور دلائی لامہ کے ساتھ صلح کا انتظام کرینگے۔

مراکو کے بادشاہ نے تخت سے دستبرداری کی اور اُن کی بجائے اُن کا بھائی تخت نشین ہوا۔

اقتباس

تکلیف سے آزمایش

اصلی اور نقلی ہیرے کی پرکھ ایک جوہری نے یہ بتلائی ہو کہ دونوں ہیروں کو پانی میں ڈالدو اور تب بغور دیکھو۔ فوراً معلوم ہوگا نقلی کی چمک دمک پانی میں پڑتے ہی مدہم ہوگی۔ مگر اصلی پانی کے بھیتر بھی روشن رہیگا۔

یہ حال بہتیرے لوگوں کا ہے جو ایمان میں پختہ معلوم پڑتے ہیں جبتک کہ آزمائش میں نہ ڈالے جاویں۔ جب تکلیف اور رنج پانی کی تہ میں پڑتے ہیں اُن کے ایمان کی چمک مدہم ہو جاتی ہے پختہ اور اصلی ایمانداروں کا ایمان مثل ایوب کے ہر حالت میں اپنی چمک نہیں چھوڑتا۔

(مخزن مسیح)

مسٹر مانٹیگو نے بُڈگیٹ کے جو سپیچ دیا اُس میں بیان کیا کہ ہندوستان میں فی الحال پرائمری تعلیم دینے میں بہت مشکلات ہیں۔ کیونکہ آبادی دور دور ہے۔ بہت سے والدین اپنے لڑکوں کے پڑھانے میں لاپرواہ ہیں۔ بلکہ مخالفت بھی کرینگے اور استادکم ہیں لیکن یہ سب مشکلات رفع ہو سکتی ہیں۔ ہندوستان میں مفت تعلیم جلد ہونی چاہئے۔ جیسا کہ دیگر ملکوں میں رائج ہے گورنمنٹ کی بھی خوشی مسٹر گوکھلے کے خیالات کے مطابق ہے لیکن فی الحال گورنمنٹ کی رائے ہو کہ بجائے مجبوری تعلیم کے کوشش اس بات کی ہونی چاہئے کہ چھوٹے اسکولوں کی تعداد بڑھائی جاوے اور اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ جو پچاس لاکھ سالانہ بادشاہ سلامت نے دہلی میں دینے کا وعدہ کیا تھا اُس سے بہت زیادہ رقم گورنمنٹ دیا کریگی۔

مفید کہانی

ایک یہودی لڑکے کا مسیحی ہونا

گزشتہ سے پیوستہ

اس طرح سے پورے برس تک دعا مانگنے کے بعد اُس شہزادی پر ایک عجیب واقعہ گذرا کہ وہ برابر دو ہفتے سوا ایک رات کے ہر رات ایک معین وقت پر سوتے سوتے یکایک جاگ اُٹھتی تھی اُس وقت اُس کے دل میں یہ کامل اعتقاد پیدا ہوا کہ کوئی بات مجھ پر واقع ہونے والی ہے۔ ایک گھنٹہ کی بیقراری کے بعد یہ خیال ہٹ جاتا اور وہ آرام سے لیٹ کر سو جاتی۔ ان دو ہفتوں کے خاتمہ پر اُسے خبر ملی کہ شہر میں ایک شخص انجیل کی منادی کرنیوالا آیا ہوا ہے جو ایک سرائے میں مقیم ہے۔ اُس نے فوراً اپنے دل میں کہا کہ یہی بات ہے جو مجھ پر واقع ہونے والی تھی۔ اُس وقت سے اُس کا نیند میں یکایک جاگ اُٹھنا اور مضطرب ہونا موقوف ہو گیا۔ مگر اتفاق یہ ہوا کہ وہ منادپادری صاحب ایسے سخت بیمار ہو گئے کہ مرنے کے بچے جب اُنہوں نے ذرا ہوش سنبھالا تو یہ شہزادی اُن سے ملنے گئی اور اُن کی خدمت کرتی رہی یہ پادری صاحب موصوف یونان سے سکاٹلینڈ کو واپس جا رہے تھے۔ یہ صاحب یہودیوں کی حالت دیکھنے اور اُنکے لئے مشن قائم کرنے کی غرض سے آئے تھے مگر ایک حادثہ کے سبب اُن کو ملک ہنگری سے واپس جانا پڑا اور رستہ میں چند روز کے لئے ٹھہر گئے اُن کا آسٹریا کے ملک میں مشن قائم کرنے کا ہرگز خیال نہ تھا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ وہاں کی گورنمنٹ ایسے کام کی سخت مخالفت کریگی۔

باقی آئندہ

مراسلات

مصلوب زندگی

گزشتہ سے پیوستہ

(۲) اس موت اور دفنائے جانے کی غرض یہ ہو کہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلے سے مردوں میں سے جلایا گیا اسی طرح ہم بھی نئی زندگی کی راہ چلیں (دیا جیسا حاشیہ میں ہو نئی زندگی کی تازگی میں چلیں) اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہم مسیح کی موت میں شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح اُس کے جی اُٹھنے میں بھی شامل ہوتا ہے۔ یہاں پر ہماری نئی زندگی کی تازگی مراد ہے۔

(۳) مسیح کی موت اور جی اُٹھنے کی مشابہت سے پیوستہ ہونے سے بھی یہی دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اُس کی موت کی مشابہت سے پیوستہ ہونے سے ہم اُس کے ساتھ مرچکے ہیں اور جی اُٹھنے کی مشابہت سے پیوستہ ہونے سے ہم ایک قیامت شدہ زندگی حاصل کرتے ہیں۔ جیسے نئی زندگی یا نئی زندگی کی تازگی میں چلنا کہا گیا۔ افسی ۲:۵و۶ میں بھی اسی قیامت شدہ زندگی کا ذکر کرتا ہے۔ پولوس آگے لکھتا ہے کہ چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی انسانیت اسلئے اُس کے ساتھ صلیب دی گئی تاکہ ہم آگے گناہ کی غلامی میں نہ رہیں۔ کیونکہ جو مُوا وہ گناہ سے بری ہے۔ رومیوں ۶:۶و۷

پُرانی انسانیت ہماری پُرانی ذات ہے۔ جسے ہم نے آدم سے حاصل کیا۔ اُس کی رغبت گناہ اور نفسانیت کی طرف ہے۔ مسیح ہمارے گناہوں کو لیکے صلیب پر چڑھ گیا۔ مگر پُرانی انسانیت اگر جیسے کی تیسی موجود ہے تو پھر ہم سے گناہ سرزد ہوتے رہینگے۔ لہذا مسیح کی صلیب بیکار

ہو گی۔ اس لئے پرانی انسانیت کا مصلوب ہونا ضرور ہے۔
ہماری پرانی انسانیت مانند ایک ناگن کے ہے اور گناہ اُس کے انڈے یا بچے کی مانند۔ جب تک ناگن ماری نہ جاوے تب تک اُس کے انڈوں کے توڑنے اور بچوں کو مارنے سے بہت فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ پھر نئے انڈے دیگی۔ جن سے بے شمار زہریلے سانپ پیدا ہونگے۔ بہتیرے مسیحی اپنے دل میں ناگن کو تو جیتے رکھ چھوڑتے اور اس کے انڈوں یا بچوں کو یعنی گناہوں کو مسیح کی صلیب پر کھینچنا چاہتے ہیں۔ پولوس رسول اُنہیں لوگوں کے قول کو سوال کے طور پر پیش کرتا ہے کہ کیا گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو؟ رومیوں ۶: ۱۔ پیارے بھائی اگر گناہ سے بچنا چاہتے ہو تو اس ناگن کو یعنی پرانی انسانیت کو صلیب دو۔ مسیح کی موت کی مشابہت سے پیوستہ ہونے کا نتیجہ یہی ہے کہ ہماری پرانی انسانیت صلیب کھینچی جائے جس سے گناہ کا بدن بے کار ہو جاویگا۔ اور ہم گناہ کی غلامی میں نہ رہینگے۔ جب ہم مسیح کی موت کو اپنی زندگی میں محسوس کرتے ہیں تو نہ فقط اس میں اپنے لگے ہوئے گناہوں کا کفارہ اور معافی پاتے ہیں۔ بلکہ اپنی پرانی انسانیت پر ایک سخت ضرب لگی ہوئی دیکھتے ہیں۔ ناگن کس طرح ماری جاتی ہے۔ اُس کی فیلسوفی شاید ہم بتا نہیں سکتے ہیں۔ مگر اس پر ضرب لگنے کی تاثیر تو ہم معلوم کرتے ہیں۔ ہمارا دل جو گناہ اور نفسانی خوشی کو پیار کرتا تھا اب اُن سے نفرت کرتا ہے۔ خواہش حاملہ ہوکر گناہ کو جنتی ہے۔ یعقوب ۱: ۱۵۔ جب وہ طبیعت جس سے گناہ کی خواہش پیدا ہوتی ہے ماری جاتی تو گناہ کی رغبت کس طرح رہ سکتی ہے؟ پس جو مُوا وہ گناہ سے بری ہوا۔ اب گناہ کی حکومت اُس پر نہ رہی۔

مسیح جو مرا گناہ کے اعتبار سے ایک بار مُوا۔ مگر اب جو جیتا ہے خُدا کے اعتبار سے جیتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے آپ کو گناہ کے اعتبار سے مردہ مگر خدا کے اعتبار سے مسیح یسوع میں زندہ سمجھو۔ رومی ۶: ۱۰ و ۱۱

باقی دارد

گورنمنٹ میں ایک پکار

آئے دن محبان وطن اور اہل اقوام کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں آہ وزاریوں اور حق رسانی کی عرضداشتیں لگی ہی رہتی ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ فلاں قوم اور فلاں گروہوں نے کسی خاص حق کی نسبت خاموشی اختیار کی اور پھر اس حق کو کسی زمانہ کی حکومت سے حاصل کیا ہو۔ ہر زمانہ کی تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ اکثر اوقات قوموں میں بجا اور بے جا ایجیٹیشن ہوتا رہا۔ بجا ایجیٹیشن نے حق رسانی کا شرف حاصل کیا اور بے ہودہ شورش کرنے والوں نے اپنے کئے کی سزائیں پائیں دور نہ جاؤ سال ۱۹۰۷ء کا معاملہ ابھی کل کی بات ہے۔ ہمارے ہندوستانی برادران وطن نے عجیب و غریب راگ الاپے گو بعض صاحب حق رسی کے میدان میں مرد میدان نکلے۔ مگر تس پر بھی کج رفتاروں کی خوب گت بنی۔ گذشتہ سال مردم شماری کے موقعہ پر عجیب و غریب گل کھلتے رہے اپنی قومی قوت کو بڑھانے کا خیال کس قدر پھیلگیا۔ جن چوہڑوں چماروں اور اچھوت ذاتوں کا سایہ بھی ہندو ذات کو بھرشٹ کر دیتا تھا اُن کو ہندوؤں میں شمار کرنے کا خوب ایجیٹیشن ہوا تھی کہ اس ملک میں ہر سال پدرم سلطان بود پدرم سلطان بود کا معاملہ جوش زن رہتا ہے۔ ہر ماہ و ہفتہ میں اخبارات میں یہی ترنگ چھائی رہتی ہے ہم نہ تو لیڈر ہیں اور نہ ایجیٹیٹر بلکہ سرکار کے ادنے غلاموں کی طرح اس کی رعایا ہیں۔ ہماری کیا مجال کہ سرکار والا جاہ کی کارروائیوں کی نکتہ چینی کریں۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں عقل اور دانائی اور ہوشمندی اور دوراندیشی سے حکومت کر رہے ہیں دیکھیئے آجکل ہندو مسلمان اور دیگر اقوام میں کس قدر چھیڑ خانیاں ہیں۔ ہندو سرکار کو کہہ رہے ہیں کہ ہم زیادہ حق دار ہیں مسلمان جُدا رو رہے ہیں۔ مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز ہم کیا سنائیں۔

اوّل تو ہم کسی گنتی میں شمار نہیں ہیں۔ دوسرے مخالف بے شمار ہیں۔ آج اگر کسی عیسائی کو کچھ عہدہ اور رتبہ اور انعام ملا جھٹ برادران وطن تیوڑیاں بدلنے شروع کر دیتے ہیں گویا اُن کے نزدیک جو کچھ ہیں ہم ہی ہیں عیسائیوں کا کوئی حق نہیں ہے آج ہم کو ایک اور دوراندیشی سوجھی اور وہ اضلاع پنجاب پر اراضیات کی تقسیم کے بارے میں ہے۔ نو آبادی پنجاب اور جہلم کی نہروں پر نئی آبادیوں میں عموماً ہندو مسلمانوں کو ہی زیادہ زمین عطا کی گئی۔ فوجیوں۔ رئیسوں۔ امیروں کے علاوہ آباد اضلاع کے زمینداروں کو لاکر نیچر قدیم علاقوں میں بساکر پیشہ زراعت کو ترقی دی اور نو آبادی پنجاب کی آبادیوں میں تھوڑا سا عیسائیوں کو بھی یاد کیا۔ مگر وہ اتنا ہی جتنا ہاتھی کے منہ زیرہ۔ دو ہزار پیچھے ایک مسیحی کو بھی یاد نہیں کیا۔ باقی عیسائی اونچی نگاہوں سے اپنا حق کو دیکھ رہے ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے دو لاکھ کے قریب مسیحی پنجاب میں آباد ہیں اور عموماً سب مسیحی زراعت پیشہ کے دلدادہ ۹۵ فیصدی زراعت پیشہ گذارہ کرتے ہیں۔ جن کی محنت اور جفاکشی اور جیاداری کی اگر چاہیں تو سب لوگ گواہی دے سکتے ہیں۔ مگر ہم کو خطرہ ہے کہ کسی اہل قلم کی چوٹ سے ہم مضروب نہ ہو جائیں۔ عیسائیوں کے لئے کسی نہر عید کا چاند ہو رہی ہے۔ وہ بھی کیا کریں کیونکہ ہنوز مسیحی لوگ اس حق سے محروم نظر آتے ہیں مسیحیوں میں اس قدر کاشت پیشہ لوگ ہیں۔ کہ کاشتکاری فن زراعت اور قلبہ رانی میں سب لوگوں کے استاد مانے گئے ہیں علم اور عقل اور روشنی کے دائرہ میں اگرچہ گت مستثنا تصور کئے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک پنجاب میں جو لوگ عیسائی ہوئے ہیں وہ عموماً سب کے سب کاشت پیشہ ہیں۔

ان کی اپنی زمینیں نہیں ہیں اوروں سے اراضیات کاشت کرنے کو لیتے ہیں اور ایک حصہ پیداوار پر گذارا کرتے ہیں اور بعض ان میں اوروں کی مساوۃ ملکر کاشت کرتے ہیں۔ شہروں کی آبادیوں میں بہت سے مسیحی مزارعان ہیں جو دوسروں کی زمینوں میں کاشت کرتے ہیں۔ اکثر اوقات زمین نہ ملنے کے باعث تنگدست پھرتے ہیں اور مال مویشی کی پرورش اُن کے لئے وبال جان ہے۔ اس سال ایک مربع حصہ داری یا ٹھیکہ پر لینے

ہیں۔ اگلے سال مالک زمین چھین لیتا ہے۔ اس بیچارے کی دو چند زندگی مصیبت میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ مگر ان لوگوں کو چند سال پیشہ کاشتکاری سے برطرف کیا جاوے تو گمان ہے کہ پیشہ فن زراعت میں ایک نمایاں زوال آجائے۔ یہی لوگ فن زراعت کی جان ہیں۔ اور سرکار والاجاہ کو اس امر میں بہت ہی دوراندیش ہونا چاہئے۔ کہ جس پیشہ میں دنیا کی زندگی منحصر ہے اور تجارت اور حرفت اسی پیشہ پر منحصر ہے۔ تو زمین صرف کاشت پیشہ لوگوں کا حق ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ زمین صرف ان ہی لوگوں کا حق ہے۔ جن کے پاس آگے زمینیں ہیں اور جو آگے مالک ہیں وہی اب بھی مالک اراضیات ہونے چاہئیں۔

باقی آئندہ

راقم۔ پادری بوٹامل از رسول پور۔

خیمہ بیابان میں

پاک کلام کے دیگر تواریخی بیانوں کے ساتھ اس بیان (یعنی خیمہ) کا نہایت ہی قریبی تعلق ہے۔ رینین صاحب مسیحی مذہب کی نہایت عجیب تاثیر کی نسبت جو دنیا پر ہوئی۔ ایک مقام پر یوں فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اس مذہب کو دنیا کی تواریخ سے جدا کرے تو اس کا جدا کرنا ایسا ہوگا جیسے کہ کوئی تہذیب کے درخت کو جڑ سے اکھاڑ دے۔ ہمارے خیال میں بہت کچھ اسی کی مثل خیمہ کی تواریخ بائیبل کے دیگر تواریخی بیانوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ پس کسی قسم کی کوشش جو کرگس بائیبل کے تواریخ سے خیمہ کے واقعی امور کے بٹھانے میں کرتے ہیں یا اس کو مصنوعی بیان ثابت کرنے میں کرتے ہیں۔ ضرور ہے کہ اس کا نتیجہ ناکامیابی ہو۔ اور یہ اسلئے ہوگا کیونکہ اس کا ضروری اثر بائیبل کے دیگر تمام واقعات کو جو خیمہ سے متعلق ہیں برباد کرنا ہوگا۔ اور جن کا برباد کرنا ناممکن ہے۔ لہذا اگر کرگس کے ایسی فی نفسہ فضول تھیوری یا اُن کا ایسا وسیع کام اُس کے ذاتی بطلان کا یقینی ثبوت ہے۔ ڈاکٹر ڈیلی فرنچ صاحب نے اس خیمہ کی خاص ساخت پر لحاظ کرکے کہ اُس کا بیان پاک کلام میں ایسی کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اور خیز وہ کیونکر کیا اور بھی (یعنی علم قدیم و پرانی چٹھیوں کا) اور ٹاپوگرافی دیعنی جگہوں کا بیان) سے پورے طور پر معہ ان کی تفصیلات و تشریحات کے متفق ہے۔ یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر اس کو مصنوعی تصور کیا جاوے تو وہ ایک علمی محالات سے ہے" اور اسلئے وہ یہ خیال کرگس کے لئے پیش کرتے ہیں کہ اُن کے لئے اس تمام قصہ کے تکلیف دہ بوجھ سے سبکسار ہونے کے لئے ایک آسانی و سادہ طریق یہ ہے کہ وہ پرانے عہد کی تمام کتابوں کو آخری مولف کی تصنیف مان لیں اور پروفیسر سایس بھی یہ فرماتے ہیں کہ اس لئے پاک کلام میں خیمہ کا اس قدر کثیر التعداد بیان معہ تفصیلات و تشریحات کے موجود ہے۔ کہ اس کو مصنوعی تصور کرنا غیر ممکن ہے۔

ہایر کرگس کے اعتراضات۔

تاکہ ہمارا بیان مکمل ہو ہم کرگس کے چند اعتراض جو وہ خیمہ کی تواریخ کی صحت کے متعلق کرتے ہیں۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے پیش کرتے ہیں۔ ہم یہ امر بھی صاف طور پر کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اُن کے بہت سے اعتراض کم قدر ہیں اور اُن کی تائید کے لئے نہ تو واقعات ہیں اور نہ کوئی دلیل ہے اور اس لئے جواب کے لائق نہیں ہیں۔ تاہم ناظرین کو اُن اعتراضوں کی حقیقت دکھلانے کے لئے ہم اُن کا سرسری طور پر امتحان کرینگے۔ وہ کل چار حصوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ (۱) پہلی قسم کے اعتراض اس امر پر مبنی ہیں کہ خیمہ کی ساخت کا بیان جو پرانے عہدنامہ میں پایا جاتا ہے۔ اپنی ذات پر ناممکن العمل ہیں (۲) دوسری قسم کے اعتراض اس بنیاد پر کئے گئے ہیں کہ خیمہ اس قدر قیمتی اور اعلےٰ درجہ کی صنعت اور عظیم الشان طور پر بنایا گیا تھا کہ بنی اسرائیل ایسے خیمہ کو کوہ سینا پر بنا نہیں سکتے تھے اور نہ اُس کو بیابان کے تمام سفروں میں لیجا سکتے تھے اور نہ اُسکو بیابان کے تمام سفروں میں لیجا سکتے تھے (۳) تیسرا اعتراض اس امر پر مبنی ہے۔ کہ بہت ہی قدیم روایات سے جن سے کہ توریت تالیف کی گئی ہے جیسا کہ کرگس دعویٰ کرتے ہیں۔ ایک اور خیمہ کا بیان ملتا ہے جو موسےٰ کے خیمہ سے بہت چھوٹا تھا۔ اور دیگر باتوں میں اُس کی بناوٹ سے مختلف تھا اور اس لئے یہ چھوٹا خیمہ بہ نسبت موسوی خیمہ کے علم ادب کی شہادت کی بنا پر زیادہ تر مستند معلوم ہوتا ہے اور تمام واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موسوی خیمہ کا وجود موجود نہ تھا۔ (۴) آخری اعتراض یہ ہے کہ بڑی بیباکی سے یہ دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ کہ پرانے عہد کی تمام ابتدائی تواریخوں میں قاضیوں سے ۲ سلاطین تک کسی جگہ بھی خیمہ کی حقیقی ہستی کا یقینی طور پر ذکر نہیں پایا جاتا ہے۔ اب اگر ہم ان سب اعتراضوں کے جواب دینے کی کوشش کریں تو اس پچھلے اعتراض کی نسبت کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس کا جواب ہم اوپر دے چکے ہیں کہ نہ صرف پرانے عہد کی ابتدائی تواریخی کتابوں میں خیمہ کی ہستی کا ذکر ہوا ہے۔ بلکہ اُس کا ذکر بکثرت اور نہایت یقین کے ساتھ ہوا ہے۔ ہم نے کتنے تواریخی واقعات کا امتحان کیا ہے۔ اور وہ سب خیمہ کی ساخت اور تواریخ کا بیان کرتے ہیں اور یہ کافی اور قطعی ثبوت ہے۔ تیسرا جو دعوےٰ کہ قدیم روایتوں میں سے جن سے کہ بقول کرگس کے توریت تصنیف کی گئی ہے۔ ان میں دوسرے خیمہ (چھوٹے) کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو کہ موسوی خیمہ سے مختلف تھا ہم اس اعتراض کے جواب میں صاف کہتے ہیں کہ ایسی کوئی قدیم روایتیں پائی نہیں جاتی ہیں جن کا کرگس دعوےٰ کرتے ہیں اور یہ امر بالکل ثبوت سے بعید ہے۔ دوسرے امر کی نسبت یعنی چھوٹے خیمہ کی نسبت ہم مانتے ہیں کہ دراصل دو خیمہ تھے۔ یہ چھوٹا خیمہ محض عارضی تھا۔ شاید موسےٰ کے رہنے کا خیمہ تھا جو دینی کاموں کے لئے بھی استعمال میں آتا تھا۔ جبکہ بڑا اسینا پہاڑ والا خیمہ تیار ہو رہا تھا۔ اس چھوٹے خیمہ کا ذکر مندرجہ ذیل مقامات میں پایا جاتا ہے۔ خروج ۳۳-۷-۱۱۔ گنتی ۱۱-۱۲ وغیرہ ۱۲-۴-ہ ۵ استثنا ۳۱: ۱۴-۱۵

باقی آئندہ

سانحہ ہوش ربا

جنرل ولیم بوتھ صاحب بانی مکتی فوج کا نوحہ وفات

ہر بشر رنجیدہ خاطر کیوں ہے زیر آسماں   ایک عالم میں بپا ہے آج کیوں شور فغاں
آپڑی کیسی خدایا یہ بلائے ناگہاں   ہو گئے رخصت دلوں سے کس لئے تاب و تواں
دیکھئے جس شخص کو بے چین ہے بے حال ہے
زندگی گویا وبال جان ہے جنجال ہے

کچھ نہ پوچھو آج کیوں اٹھتا ہے یہ غم کا دھواں   کچھ نہ پوچھو چٹکیاں لیتا ہے کیوں درد نہاں
صدمۂ دل ہائے اب کس سے کریں جا کر بیاں   کس کو اب یارب سنائیں درد و غم کی داستاں
یک بیک یہ کیا ہوا کیسا اچنبھا ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے اللہ یہ کیا ہو گیا

ہائے کیوں اب ہر بشر پیٹتا ہے دل تھام کے   ہائے کیوں ہر شخص کی آنکھوں میں ہیں آنسو بھرے
سارا انگلستان ہے ماتم کدہ اب کس لئے   اے فلک تو نے نہیں ایسے ہیں کیا صدمے دیے
اس قدر غمگین کیوں یہ اہل انگلستاں ہیں
زندہ ہیں کہنے کو لیکن در اصل بیجان ہیں

ہو رہا ہے ذکر غم یہ آج کیسا دور دور   جس کے صدمے سے ہوئے ہیں شیشۂ دل چور چور
اے اجل یہ سچ ہے ہو جائے جہاں تیرا ظہور   رہ نہیں سکتا ہے دور زندگی تیرے حضور
ہے یہ سب سچ اے اجل سایہ جہاں تیرا پڑا
اُس جگہ ہر چیز کا گویا صفایا ہو گیا

فخر فرزندان دیں وہ دنیا سے چل بسا   صدمۂ رنج و ملال و غم ہر اک کو دے گیا
دیکھئے جسکو وہ ہے بس دام غم میں مبتلا   آج ہے گویا زمانے بھر میں اک محشر بپا
پیارا جنرل آج میٹھی نیند میں کیا سو گیا
حشر سے پہلے یہاں اک حشر برپا ہو گیا

پیشوا اور بانی اس مشن کے آپ تھے   یاد کی جاتی ہے مکتی فوج کے جو نام سے
آپ نے دنیا میں وہ وہ کام ہیں جاری کئے   ہے یہ باور نام اُن کا حشر تک قائم رہے
بیکسوں کے دکھ الم میں آپ ہی تھے غمگسار
آپ ہی دیتے تھے انکو ہر طرح صبر و قرار

روح اصلاح بشر ہر جا پہ پھونکی آپ نے   خانماں برباد کی حالت سدھاری آپ نے
کی بُرونکے ساتھ دنیا میں بھلائی آپ نے   قوم کی خاطر کیا زحمت اٹھائی آپ نے
حشر تک زندہ رہیگا دہر میں نام آپ کا
مہر کی مانند چمکیگا سدا کام آپ کا

بیکسوں کے واسطے تھا جس نے غم پر غم سہا   نام جسکا نیک کاموں کیلئے مشہور تھا
اک زمانہ میں ہے جسکے زہد و تقویٰ کی ضیا   جو غریبوں مفلسوں کا باعث تسکین تھا
ہائے اب عالم میں اس کا کچھ نہیں ملتا پتہ
ڈھونڈنے جائیں کدھر پائینگے ایسا پُر وفا

جس نے الفت سے ہی کی دنیا کی خدمت عام کی   اُنکے مرنے سے کسی کو سدھ نہیں آرام کی
کیا کہوں کل سے جو حالت ہے دل ناکام کی   آرہی ہے ہر طرف سے اک صدا کہرام کی
چھا رہی ہے یاس و حرماں کی گھٹا چاروں طرف
چل گئی کیسی خداوندا ہوا چاروں طرف

خود گئے اور صبر بھی افسوس سب کا لے گئے   داغ دل اپنے مرنے کا ہر اک کو دے گئے
کس طرح منہ سے کہیں انکو کہ دنیا سے گئے   کام اپنا کر چکے جنت میں داخل ہو گئے
سوز غم اُن کا دل وحشی کو تڑپاتا ہے اب
ہوک سی اٹھتی ہے اور منہ کو جگر آتا ہے اب

مرتے دم تک آپکے لب پہ رہا اک یہ سخن   شافعی میرا ہے وہ منجی مسیحائے زمن
اس سرائے دہر سے جاتا ہوں اب سوئے وطن   خوف کس کا ہے مجھے میں کس لئے ہوں دلشکن
شافعی روز جزا کو دے چکا جان و جگر
ہچکچاؤں کس لئے کس کا ہے مجھکو خوف و ڈر

ہائے ایسے قوم کے لیڈر کو تو نے اے اجل   کر دیا ہم سے جدا افسوس تو نے بے محل
اُف نہیں آتی کسی پہلو دل پر غم کو کل   یہ معمہ ہو نہیں سکتا کسی صورت سے حل
ہیں یہ سب اسرار و بھید ایسے کہ جو جانے نہیں
جو کیا اللہ نے اچھا کیا ہم کیا کہیں

رونا آتا ہے تری قسمت پہ اے دنیا ہمیں   ہائے ہم اس مرد حق آگاہ کو کس سے کہیں
کوئی بتلائے کہ ہم اس رنج کو کیونکر سہیں   سہہ سکے یہ صدمہ بھلا ہم آپ ہیں کیونکر کہیں
گر نہ ٹکڑے کیوں ہو جائے دل مغموم آج
فکر اندوہ و غم کی ہے جہاں میں دھوم آج

کوئی بتلائے کہ کسکا موت سے قابو چلا   آ گیا جب وقت کوئی بھی بشر جیتا رہا
رستم و شہزور بھی اک دن جہاں سے چل بسا   نام باقی رہ گیا سہراب مدفن میں گیا
روح قالب میں کسی دن آن میں کھو جائیگی
ہے بقا جس چیز کو اک دن فنا ہو جائیگی

ان کے احبابوں کو دے تسکین کامل اے خدا
تا نہ ان کی موت ہو بار گراں اُن پر خدا
تیری مرضی میں کسی بندے کو یا رب دخل کیا
بخشدے صبر و قرار و ہوش اے رب العلا
ہم گنہگاروں کا تو ہی حامی و غمخوار ہے
تو ہی مالک تو ہی آقا اور تو ہی مختار ہے
ان کے مرنے کا ہے ہر انسان کو صدمہ بڑا
تو ہے قادر تو ہے مالک صبر کر سب کو عطا
یا خداوند اس ترسا کی ہے یہی تجھ سے دُعا
ہر بشر کو نیک دل اور پاک دنیا سے اُٹھا
ہم ترے بندے ہیں تو مالک ہے کر سکتا ہے سب
تیرے کرنے سے میرے اللہ ہو سکتا ہے سب

ناظم الیاس داس ترسا - از لاہور۔

الہ آباد میں روحانی بیداری کے جلاس

گذشتہ سے پیوستہ

مسیحی کون ہے؟ ایک تو مردم شماری کے مسیحی ہیں کہ حال کی مردم شماری میں وہ بھی ذرا سا خون لگا کر شہیدوں میں لگے سو محض نام کے مسیحی ہیں۔ ان کے حالات کی چنداں اس وقت ضرورت نہیں۔ میں ان مسیحیوں کا ذکر کرتا ہوں جنکا ذکر بار بار کلام پاک میں کیا جاتا ہے جو اپنے خداوند یسوع مسیح کی خاطر ہر طرح کا دکھ اور تکلیف اُٹھانے کو تیار رہتے ہیں اور اُس کے نام سے بہتوں کو گناہ کی دلدل سے بچاتے ہیں۔

میں آپ کے سامنے چھ باتیں رکھنا چاہتا ہوں تین تو ہماری طرف سے ہیں اور تین خدا کی طرف سے۔ اعمال کی کتاب ۲: ۳۸

پہلی بات یہ ہے کہ توبہ کرو۔ مسیحی ہونا کوئی پیدائشی بات نہیں ہے۔ بعض کا تو تکیہ کلام ہے کہ توبہ توبہ۔ نا معلوم دن بھر میں ایسے لوگ کتنی بار توبہ کرتے ہیں اور بالکل نہیں سمجھتے کہ توبہ کیا ہے۔ بائبل میں اسکے واسطے دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ پرانے عہدنامہ میں لفظ کرانہنا۔ اور نئے عہدنامہ میں ایک لفظ یونانی زبان کا آیا ہے جسکے معنے گھوم جانا ہے۔ جیسے سپاہی میدان میں گھوم جاتا ہے۔ جبکہ اُس کو رایٹ ایبوٹ ٹرن۔ (Right about turn) یا لفٹ ایبوٹ ٹرن (Left about turn) کہا جاتا ہے تو وہ اپنا منہ بالکل مخالف سمت کو گھما دیتا ہے۔ بدی سے نیکی کی طرف جہنم سے بہشت کی طرف دنیا سے دین کی بس یہی توبہ ہے۔ کیا آپ کی زندگی میں بھی کوئی ایسا وقت آیا ہو جبکہ اس قسم کی حقیقی تبدیلی ہوئی ہو۔ ہم گناہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ ہمارے اقوال اور افعال سے گناہ ہر وقت عیاں ہے۔ توبہ ایک قدم ہے۔ جو نجات کے راستہ پر راہ گیر مسافر اٹھاتا ہے۔ ب

دوسرا قدم راہ نجات کا ایمان ہے۔ اعمال ۱۶: ۳۱ میں مرقوم ہے تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا۔ فرض کیجئے کہ میں نے کانپور جانا ہے تو مجھے کسی نہ کسی سواری میں جانا ہوگا جس پر میرا بھروسہ ہوگا کہ وہ سواری مجھے یقینی طور پر کانپور پہنچا دے گی مجھے فقط اپنا اسباب لیکر ریل میں بیٹھ جانا ہے۔ اب ریل ہی فقط میرے کانپور پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ یا فرض کیجئے کہ ہم نے کسی دریا سے پار اُترنا ہے۔ حالانکہ ہم کو معلوم ہے کہ پل ٹوٹ جائے گا تو ہم سیدھے دریائے عمیق میں گر کر جان کھو بیٹھیں گے۔ مگر پھر بھی ہم بھروسہ رکھتے ہوئے بلا تامل پل عبور کر لیتے ہیں۔ بس یہی نجات کا ذریعہ اور طریق ہے۔ بعض عوام الناس خداوند مسیح کی معصومیت کا ذکر تو بڑے زور شور سے کرتے ہیں۔ مگر آپ پر بھروسہ بالکل نہیں رکھتے۔

تیسرا قدم رومیوں کے خط میں ملتا ہے اقرار۔ اگر کوئی اپنے دل سے ایمان لاوے اور منہ سے اقرار کرے وہ نجات پاویگا۔ مہاراجہ صاحب گوالیار نے دو شیر منگوائے کہ اُن کی مدد سے آپ شیر کا شکار کھیلا کرینگے۔ مگر یہ شیر خود ہی شکار کھیلنے لگے پھر ان کو پکڑوایا۔ ہم اپنے آپ کو ایماندار اپنے کلام اور اپنے افعال کی گواہی سے ثابت کر سکتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ کرسٹیان بھی تو گنہگار ہوتے ہیں وہ بھی تو اپنا ٹھیک فیصلہ نہیں کرتے۔ اچھا آؤ دیکھیں اور ان کو بائبل کے ناپ سے ناپیں۔

ہم تین اقوال کا ذکر کر چکے ہیں جو انسان کی طرف سے ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) گناہ سے توبہ کرنا۔ (۲) اس کا اقرار کرنا (۳) مسیح پر بھروسہ رکھنا۔

اب ہم دیکھیں کہ خدا کی طرف سے کون کون ثبوت ہیں۔

اوّل نئی پیدائش۔ یوحنا تیسرا باب۔ اگر کسی کا نیا جنم نہ ہو تو وہ خدا کو نہیں دیکھ سکتا۔ صاحب موصوف نے بہت سی مثالوں اور دلایل سے ثابت کیا کہ نئی پیدائش اور نئے مخلوق سے انجیل میں کیا مطلب ہے یعنی روحانی طور پر انسان کی روش خو بو اور طریقے میں فرق آجاتا ہے۔

دوئم۔ خدا کی طرف سے مہر کا لگ جانا۔ گلتیوں ۵: ۲۲-۲۳:

۵۔ روح کا پھل محبت ہے پھل نو اقسام کے ہیں: محبت خوشی نیکی۔ خیرخواہی۔ فروتنی۔ صبر۔ قناعت۔ وفاداری اخلاق۔

سوم۔ پہلا یوحنا باب پنجم۔ جو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے اندر گواہی رکھتا ہے۔ یہاں کئی ایک ایسے لوگ گرجا گھر میں موجود ہیں جو مسیحی کو دیکھکر تعجب کرتے ہیں۔ اور جب سنتے ہیں کہ وہ بہشت کو جائیگا۔ صاحب موصوف جناب پادری فورمن صاحب نے اس موقعہ کو پاکر اپنی ذات خاص کا ذکر کیا کہ آپ شہر لاہور میں پیدا ہوئے۔ چھ برس کی عمر سے آپ نے بائبل شریف کی تعلیم پانی شروع کی۔ جب آپ امریکہ میں پڑھتے تھے تو خدا سے بہت دور تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ ڈوبنے سے بچ گئے۔ مگر امریکہ کے چند اخبارات نے آپ کی موت کی خبر شایع کر دی جسے آپ نے بچشم خود پڑھا۔ آپ اپنی جان کو بچانے کی از حد کوشش کیا کرتے تھے۔ آپ فرمانے لگے کہ گو آپ کے والدین نے آپ کو مسیحی تعلیم تو دی تھی۔ مگر آپ نے خداوند مسیح کو اچھی طرح سے نہ جانا تھا۔ اب بتیس ۳۲ سال کا عرصہ ہوا کہ آپ روح کی گواہی اپنے

اندھا بنائے ہوئے ہیں اور آپ کو اپنی نجات کے بارے میں کبھی شک نہیں ہوا۔ میرا نام جان نورمن ہے۔ میرے اللہ آرزو ہے کہ "جان نورمن تو بچ گیا ہے"! نوٹ۔ کیوں نہ ہو اسی بچاؤ کی وجہ سے تو آپ اسم با مسمیٰ لوگوں کی روحوں کے نورمن ہیں" اور ہر طرح سے بھٹکی ہوئی روحوں کو خداوند مسیح کے پاس لانے کی دل و جان سے کوشش کرتے ہیں عزیز من جو کچھ مسٹر آپ کے گرو نے کہا ہے کیا یہ وہم ہے؟ ہم اچھی طرح سے سمجھتے ہیں کہ اہل ہنود اور اہل اسلام حسبات کو مانینگے۔ مگر ہمیں تو شخصی تجربہ ہے جو اب میرا کہنا فرض ہے۔ ہم نیک کام اسلئے نہیں کرتے کہ ہم کو بدلے میں بہشت ملے۔ ہمارے لئے تو روح القدس کی گواہی ہے اور یقینی بات ہے کہ ہم سچی بہشت کو ورثہ میں پاوینگے۔

نئی پیدائش۔ روح کا پھل اور روح القدس کی گواہی یہ تین باتیں خدا کی طرف سے ہیں۔ اے عزیز اگر آج تک تو نے فیصلہ نہیں کیا۔ تو اب توبہ لینے کا وقت ہے آ۔ آج فیصلہ کر۔ کیا تو خدا کی بادشاہت کو ورثہ اور ترکے میں لینا چاہتا ہے یا دنیاوی حشمت مال و متاع کی محبت میں سرگرداں پھر اپنے آپ کو جہنم کا وارث بنایا چاہتا ہے۔ اس وقت تیرے سب گناہوں کے معاف کرنے کو وہ طیار ہے۔ اور پھر جب وقت گزر گیا تو تیری توبہ۔ استغفار۔ تسبیح۔ دان۔ پن۔ زکواۃ وظیفہ اور نماز کسی طرح سے بھی کام نہ آسکینگی۔ دیکھ لاکھوں کھڑی ہوئی بیٹھی ہیں۔ اُس کی آواز پہچانکر اس کے گلے میں شامل ہوتی جاتی ہیں۔ اب تو تیرے لئے موقعہ ہے کہ تو فوراً اپنے بارے میں فیصلہ کرے۔ مگر پھر خدا کی طرف سے اٹل فیصلہ ہوگا کہ اس گنہگار کو اس جگہ لیجاؤ۔ جہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا۔ ڈرنا۔ دہکنا۔ کراہنا اور جلنا اور ہمیشہ کے عذاب میں رہنا ہوگا تیرے لئے یہ آگاہی ہے۔ ایمان لاکر تو اور تیرا گھرانا نجات پاوے۔

باقی داشتہ

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

مسٹر نوول۔ اب برادر وائیٹ ہیڈ میں آپ کو جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو کس بات میں دقت پیش آتی ہے۔ اگر تم اس اخبار کا پڑھنا بند نہ کرو گے تو تم اپنی بیوی کی طرح دیوانے ہو جاؤ گے تم کیوں میری طرح نہیں کرتے یہی اخبار میرے گھر بھیجا جاتا ہے۔ شاید آپ کی بیوی بھیجتی ہے تو جونہی یہ آتی ہے میں چولہے میں ڈال دیتا ہوں۔ اور میں صلاح دیتا ہوں کہ تم بھی ایسا ہی کیا کرو۔

مسٹر وائیٹ ہیڈ۔ بعض اوقات ایسا کرنے کا ہی خیال کرتا اور اس کی بابت اپنی بیوی سے بھی ایسا کہنے لگتا ہوں۔ تو کوئی نامعلوم چیز مجھے روک دیتی ہے۔ میرا پورا یقین ہے کہ یہ اثر میری بیوی کی دعاؤں سے ہوتا ہے۔ اب دیکھئے یہ کتاب میں نہیں چاہتا تھا کہ یہ میرے گھر میں لائی جائے۔ لیکن یہ یہاں موجود ہے۔ اور آج شام سے میں اس کو پڑھ رہا ہوں میں نے ایسی کتاب آج تک نہیں پڑھی۔ اس میں بپتسمہ کا بیان ہے۔ کاش کہ آپ بھی اسکو پڑھیں۔

مسٹر نوول۔ او نہیں میں اس کو نہیں پڑھونگا۔ میں جانتا ہوں کہ ہماری علم آلہی ہم کو کیا سکھاتی ہے۔ میں ان بے علم لوگوں سے علم حاصل کرنا نہیں چاہتا۔ اور سنو تم کو مردانگی دکھانی چاہئے۔ بہادر بنو۔

مسٹر وائیٹ ہیڈ۔ اور میں اپنے اعتقاد کو ہرگز نہ چھوڑونگا اور نہ ہی اُن کے اعتقاد کو دل میں جگہ دونگا۔ میں اپنے والدین کے چرچ سے لپٹا رہونگا۔

مسٹر نوول۔ لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ بائیبل پر بہت بات چیت کیجائے۔ یہ کتاب ایسی پر اسرار ہے کہ کوئی بھی سوائے کسی بڑے عالم کے اس کو سمجھ نہیں سکتا۔

مسٹر وائیٹ ہیڈ۔ ہاں لیکن مجھے وہ الفاظ یاد ہیں جہاں لکھا ہے۔ کہ دنیا اپنی حکمت سے خدا کو پہچان نہیں سکتی۔ اور کہ وہ روحانی باتوں کو داناؤں سے چھپاتا اور بچوں پر کھول دیتا ہے۔ یہ ایک آیت ہے جسکا مطلب چاہتا ہوں کہ آپ مجھے سمجھائیں۔ مرقس ۱۶:۱۶ میں لکھا ہے۔ وہ جو ایمان لاتا ہے اور بپتسمہ پاتا ہے۔ نجات پائیگا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بپتسمہ پانے سے پہلے ایمان لانے کی ضرورت ہے میں نے بچپن میں بپتسمہ لیا تھا لیکن میں ایمان نہیں لایا تھا۔

مسٹر نوول۔ ہمارے بڑے بڑے نقطہ دان کہتے ہیں کہ اس باب کا آخری حصہ یا چودہ آیت سے لیکر آخر تک اصلی نسخوں میں نہیں ملتا۔ پس یہ مستند نہیں کہلا سکتا۔

مسٹر وائیٹ ہیڈ۔ خوب! اس سے تو مجھے کچھ تسلی ہو گئی لیکن میں پھر اعمال ۸ باب میں پڑھتا ہوں جیسا اس حبشی نے فیلبوس کو کہا "دیکھ پانی مجھے بپتسمہ پانے سے کیا چیز روکتی ہے"۔ اور فیلبوس نے کہا "اگر تو اپنے تمام دل سے ایمان لائے تو روا ہے" یہاں بھی ایمان بپتسمہ سے پہلے آیا ہے مجھے تو یقین ہے کہ ہمارا چرچ بالکل درست ہے۔ اور میں اسی کا ممبر رہونگا۔ چاہے ڈوبوں یا مروں۔ لیکن بعض اوقات مجھے ایسے ایسے خیالات ستاتے ہیں۔ البتہ میں بہشت کو کھونا نہیں چاہتا۔

مسٹر نوول۔ میں آپ کو ان نام کے مقدسوں کی طرف سے خبردار کر دیتا ہوں۔ آپ نے اُن کی دہوکہ دہ تعلیم کو سُنا نہیں اور بہشت کھویا نہیں۔

مسٹر وائیٹ ہیڈ۔ میں صرف بائیبل کو سمجھنا چاہتا ہوں آپ کو معلوم ہے کہ پطرس سے جب لوگوں نے پوچھا کہ کیا کریں؟ کہا کہ توبہ کریں اور بپتسمہ لیں۔ یہاں توبہ بپتسمہ سے پہلے آئی ہے۔ پہلے میں نے اس وقت توبہ نہیں کی تھی۔ اور اسباب میں میں بیحد گڑبڑا گیا ہوں۔

مسٹر نوول۔ آپ بہت سی باتوں کا خیال رکھکر خود اپنے آپ کو گڑبڑاتے ہیں۔ ہماری علم آلہی پر ایمان رکھو۔ اسکو ان آدمیوں نے لکھا جو یونانی جانتے ہیں۔ پطرس نے یہ الفاظ اسوقت کلیسیا قائم کرنے کے موقعہ پر کہے تھے اور اسوقت کے حال کے مطابق تھے لیکن ضرورت نہیں کہ ہم اب اُسی طرح سے کریں یہ ترقی کا زمانہ ہے اور زمانہ نے کئی باتوں میں رد و بدل کر دیا ہے۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

اے سالک کلک سحر ہو گہر بار آج کل
دکھلا دے جوہر در شہوار آج کل۔

شبدیز خامہ تیز ہو میدان نعت میں
کیوں سست ہو گئی تری رفتار آجکل

خوبان دہر کس لئے ہیں سب مشتری بجان
ہے گرم کس کے حسن کا بازار آج کل۔

بے مثل ہو جو سارے کمال و جمال میں
دل اپنا ہے اسی سے گرفتار آجکل

ہے ذات پاک عیسٰی ذو الفضل و العطا
سائل کو عرض جو یہی ہے سرکار آجکل

تاریکی دور کر کے بصارت میں بخش نور
آئے نظر مجھے ترا دیدار آجکل

تھے سب پھر راز جو صحف قدیم میں۔
ذات یسوع نے کھولے وہ اسرار آجکل۔

ہیکل خدا کی ہوتی ہے تعمیر دن بدن
بنیاد کفر ہوتی ہے مسمار آج کل

خطرات راہ ملک بقا ہیچ ہیں سفیر
ہے سوع پاک اپنا مددگار آج کل۔

وزارت ترکی۔ جدید وزارت جسکے قیام پر ہر طرح کا اطمینان ظاہر کیا گیا تھا۔ ابھی تک مستحکم نہیں ہوئی۔ وزیر بادشاہ نے وزارت داخلہ کا قلمدان قبول کرنے سے انکار کر دیا دوسرے اراکین کا بھی یہی حال ہے۔

انتخاب الاخبارات

ٹیلسٹروگراف

بلا تار پیام رسانی کا طریقہ اب مہذب دنیا میں مضبوطی سے اپنے قدم جما چکا ہے۔ اور مغربی حکما نے اس میں اور بھی نئے ایجاد پیدا کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ تار ٹیلیفون لنڈن و پیرس کے درمیان جاری ہو چکا ہے۔ فرانس و امریکہ کے درمیان اس کا کامیاب تجربہ کیا جا چکا ہے۔ اسکے علاوہ مسٹر ارن چیکر اور کپتان نیوفوٹن نامی دو ماہران سائنس نے حال میں ایک ایسا آلہ تیار کیا ہے۔ جس کی مدد سے پانچ ہزار میل کے فاصلہ پر تصویریں اور تحریریں وغیرہ ہو بہو روانہ ہو سکینگی خلا امریکہ کے کسی شہر میں ایک بائیسکوپ لگا کر لنڈن یا پیرس میں ان کی چلتی پھرتی تصویریں دیکھ سکینگے اور آلہ پرواز پر سوار ہو کر ہزاروں فیٹ کی بلندی سے دشمن کی فوج کا باسانی فوٹو اتار سکینگے اور اسی مشین کے ذریعہ سے وہ فوٹو اپنے کیمپ میں بھیج سکینگے۔ اس طرح اس مشین کے ایجاد ہونے سے جسکا نام اس کے موجدوں نے ٹیلسٹروگراف رکھا ہے۔ فن جنگ میں ایک عظیم الشان تبدیلی واقع ہو جائے گی۔ اور پولیس کو بھی ملزموں کی گرفتاری میں اس سے بڑی مدد ملیگی۔ کیونکہ ملزم کے بھاگنے سے پہلے اسکا فوٹو آن کی آن میں ہر جگہ پہنچایا جا سکیگا۔ (پیسہ اخبار)

جگنو کی روشنی میں پڑھائی

جاپان میں کثرت سے جگنو پائے جاتے ہیں۔ اور ان کی روشنی میں بہت کچھ کام سرانجام دیا جاتا ہے وہ مفلس لڑکے جو روشنی کا خاطر خواہ انتظام نہیں کر سکتے۔ ان جگنوؤں کو ایک لالٹین میں بند کر کے ان کی روشنی میں پڑھتے ہیں۔ اور اکثر دفعہ ان کو لالٹین میں روک کر تاریک جگہ کو روشن کر دیا جاتا ہے۔ جس سے مکان کی خوبصورتی میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ (ا۔ا)

جاٹوں کا حوصلہ

موضع کاؤنکہ تحصیل جگراؤں ضلع لودیانہ میں ذیلدار بنام شام سنگھ تھا۔ چند دنوں کا ذکر ہے کہ اس نے گاؤں میں ایک شخص مسمی گہنا کے برخلاف کسی مقدمہ میں گواہی دی تھی اس پر چودھری گہنا رنج میں بھر گئے اور مخفیہ طور سے اس کے قتل کے درپے ہوئے۔ آخر موقعہ تلاش کرتے کرتے ایک رات کو تقریباً ۱۱ بجے ذیلدار مسمی شام سنگھ بعد اپنے لڑکے کے اپنے مکان کے صحن میں سویا ہوا تھا مسمی گہنا ہاتھ میں گنڈاسہ لئے ہوئے جا پہنچا اور اس کو بے خبر سوتا ہوا پاکر ایک گنڈاسہ اس کی ناک کے اوپر کے سرے اور آنکھوں پر مارا جس سے قریب دو انچ گہرا زخم ہو گیا۔ اس نے تکلیف کے سبب اپنا بازو اٹھایا۔ پھر اس نے دوسرا گنڈاسہ چلایا اور بازو کاٹ ڈالا۔ وہ تو بے ہوش ہو گیا اور پھر اس کو مردہ سمجھ کر اس کے لڑکے پر ہاتھ اٹھایا جو کہ ابھی ۱۲ سال کا ہی ہے۔ وہ بچ گیا اور شور و غل کرنے لگا مسمی گہنا بھاگ گیا اور ایک زمیندار لڑکے کی آہ و زاری سنکر ہاتھ میں سلنگ (ایک زمینداری آلہ) اٹھا کر اس کے پیچھے بھاگا۔ اور ایک میل کے فاصلہ پر اس نے اس کو گھیر لیا مسمی گہنا جو کہ آتش غضب سے بھڑک رہا تھا۔ اس پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور متواتر دو وار اس پر کئے۔ لیکن وہ آلہ چوبی پر اسکو روکتا رہا۔ لیکن اس کے تیسرے وار پر اس کا گنڈاسہ اسکے آلہ چوبی کے سوراخ میں پھنس گیا نتیجہ یہ ہوا کہ ملزم گرفتار کیا گیا۔ مگر ملزم کو قتل سے انکار رہے۔ مقدمہ عدالت میں پیش ہے نتیجہ سے ناظرین کو اطلاع دیجاویگی۔

(نامہ نگار)

جنرل بوتھ بانی مکتی فوج کی نسبت پیسہ اخبار کی رائے

نہایت افسوس ہے کہ جنرل بوتھ صاحب بانی مکتی فوج پچھلی بجائے صحت ایک سنبھالے سے زیادہ ثابت نہیں ہوئی۔ اور اس مرتبہ صرف تین چار دن تک صاحب فراش رہنے کے بعد اُنہوں نے رحلت فرمائی۔ جنرل بوتھ زمانہ حال کے ان معدودے چند بڑے آدمیوں میں سے تھے۔ جن کے کام نے نہایت شاندار عالمگیر حیثیت اختیار کی ہے۔ اور کروڑوں انسانوں میں اُنہوں نے اصلاح و ترقی کی روح پھونک دی ہے۔ بیشک مذہب عیسوی کی اشاعت کا مقصد اُن کی تحریک میں شامل تھا۔ لیکن ہندوستان میں مکتی فوج نے نیچ اور اچھوت ذاتوں کو اُبھارنے کے متعلق جو کام انجام دیا ہے اس کی سوشیل قدر و قیمت کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جنرل بوتھ کا سن وفات کے وقت ۸۴ برس سے تجاوز کر چکا تھا لیکن اپنی پچھلی بیماری سے پہلے وہ برابر جوانوں کی طرح پوری مستعدی سے کام کرتے اور اپنی ڈیڑھ کروڑ فوج کی ہر حصہ دنیا میں نگرانی فرماتے تھے

نقلی لکڑی

جرمن کی بڑی بڑی عمارتوں کی چھت میں سیمنٹ کی بجائے لوگ نقلی لکڑی لگانے لگے ہیں۔ یہ لکڑی سیمنٹ سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ اور جلد نہیں بگڑتی۔ لکڑی کے بُرادے کو میگنیشم کلورائڈ میں ملا کر یہ نقلی لکڑی بنائی جاتی ہے۔ جس کو چھت کا فرش بنانے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اسی طرح اہل جرمنی نقلی سوڑا بھی تیار کرتے ہیں اور ایسے کارخانوں پر جرمنی کا اس وقت ۵ء کروڑ روپیہ لگا ہوا ہے۔ (پیسہ اخبار)

چیتے اور کُتیا میں پریم

ریاست جموں میں راجہ صاحب بہادر رامکوٹ کے ایک بچہ چیتے کا جو اس وقت کُتّے کے قد کے برابر ہے۔ اس کو کتیا دودھ پلاتی ہے۔ نیز راجہ صاحب ممدوح کی زبان سے معلوم ہوا کہ اُس کتیا نے جبکہ پہلی مرتبہ بچے دیئے تھے تو جنگل سے کسی نے تین بچے چیتے کے لاکر راجہ صاحب کے ہاں چھوڑ گئے۔ کتیا مذکور نے فوراً ہی لپک کر بچوں کو اُٹھا لیا۔ اس وقت خیال گزرا کہ دونوں کو مار ڈالیگی لیکن اُس نے اُن کو اپنے بچوں میں شامل کر کے پرورش کرنی شروع کی۔ تقدیر ایزدی کتیا کے بچے تو چند دن بعد یکے بعد دیگرے مر گئے۔ لیکن چیتے کے یہ ہر سہ بچے بدستور زندہ رہے۔ اور جس وقت گوشت کھانے کے قابل ہو گئے تو کتیا مذکور علاوہ اپنے دودھ پلانے کے ہر روز جنگل میں جا کر گوشت مہیا کر لاتی تھی۔ مگر دو بچے مر گئے اور یہ ایک باقی رہ گیا اگرچہ بڑا ہو گیا ہے۔ مگر کتیا کو اس سے اور اس کو کتیا سے ویسا ہی پیار و محبت ہے جیسا کہ ابتدا میں تھا۔ گو راجہ صاحب بہادر رامکوٹ نے اس چیتے کو مضبوط زنجیر سے باندھ کر رکھا ہے۔ مگر کتیا اب بھی جبکہ اُس کے ان دنوں دوبارہ بچے پیدا ہوئے ہیں حسب دستور چیتے کو اپنا دودھ پلا جاتی ہے۔ اور اگر کہیں سے اسکو گوشت ملجاتا ہے تو لا دیتی ہے گویا حتی الوسع کتیا پرورش میں اب تک مصروف رہی ہے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ چیتے مذکور کے سامنے اگر بکرا یا دیگر کتا لایا جائے تو اُس پر حملہ آور ہو جاتا ہے۔ مگر اس کتیا کو کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ اُس کے ساتھ دودھ پیتا ہوا بڑا ناز کرتا ہے۔ (د۔ گ)

کابل کی فوج کو ترکی افسر دو تین برس سے قواعد سکھا رہے ہیں اور حال میں امیر کابل نے سب کا معائنہ کر کے بہت خوشی ظاہر کی اور حکم دیا کہ اب یہ فوجیں جگہ بجگہ بھیجی جائیں تاکہ وہاں کے سپاہی ان سے سیکھیں۔ ایک ترکی افسر جرنیل بنایا گیا ہے۔ اور اس کو حکم ملا ہے کہ ایک کتاب بنائے۔ جس سے سب لوگ جنگی معلومات سیکھ سکیں۔

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جیمس آر صاحب حصہ اول ۶ر+
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب ۔ ۴۰ر+
طالبان حق	کیپٹن فیر صاحب ڈی ۔ ڈی ۔ ۹ر+

سوال و جواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲ پائی
رومن اردو	″	۲ پائی
گورکھی	″	۲ پائی
بچوں کی پرورش	″	ار
تواریخ بائبل	″	عہ
حیات مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سبد غزلیں اردو	″	ار
گورکھی	″	ار

۱۔ اسلام میں مسیح ۱ر	۴۔ وشنو کے دس اوتار ۲ر
۲۔ ینابیع القرآن ۳ر	۵۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۱ر
۳۔ بائبل یا قرآن ۱۰ر	۶۔ تناسخ کا کھنڈن ۲ر

۷۔ سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱۔ رامپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲۔ تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر و ۶ر+

۳۔ دولت لازوال اردو ۳ر ۔ ۵ر ۔ ۸ر ۔ رومن اردو ۸ر+

۴۔ عزت بے مثال اردو ۳ر ۔ ۵ر ۔ ۸ر ۔ رومن اردو ۸ر+

۵۔ اصلاح اخلاق ۴ر+

۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ار+

۷۔ شادی کی بابت خیالات ار+

۸۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۹۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰۔ رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر+

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کر کے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۶۸ء میں چھپی تھی ۔ پادری ۔ ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ۔ ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے ۔ تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی ۔ اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں ۔ یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہو ۔ بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو ۔ قیمت فی جلد عہ+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے ۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے ۔ اگرچہ بازیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں ۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں ۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے ۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۔ نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری ڈی ۔ ڈی ۔ آنریری سکرٹیری سی ۔ ایل ۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای ۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی ۔ ایل ۔ ایس بذریعہ وی ۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واکی براؤن چھپا